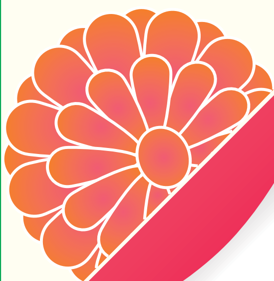
بسم الله الرحمن الرحيم



سلف

کا بدعت و بدعتی سے خبردار کرنا اور اُن پر رد کرنا

ترجمہ

حافظ عبدالتوّاب محمّدی

(فاضل جامعہ محمّدیہ منصورہ، مالیگاؤں)

نظرثانی

دکتور طارق صفی الرحمن مبارکپوری

(نائب مفتی جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں وسابق مدرس مسجد نبوی)

ناشر: جمعیت اہل حدیث کلیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر خطبہ میں بدعت کے بارے میں خبردار کرتے ہوئے فرماتے: (اَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَ خَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ وَ شَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ) ”اما بعد! سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے۔ سب سے برے کام بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“ (رواہ مسلم: 867)

۞ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی متفق علیہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِ نَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ) ”جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام ایجاد کیا جس کا تعلق اس دین سے نہیں تو وہ مردود ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے: (مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُ نَا فَهُوَ رَدٌّ) ”جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہماری رہنمائی نہیں ہے وہ مردود ہے۔“ (اخرجہ البخاری: 2697، و مسلم: 1718)

۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی امت کو اہل بدعت سے خبردار کرنے کی ابتداء کی ہے۔ آپ نے ذوالخویصرہ کی طرف اشارہ کر کے کہا: (إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا أَوْ فِيْ عَقِبِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ) ”اس کی نسل یا ذریّت سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلے کے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے ایسے باہر نکل جائیں گے جیسا کہ تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے انھیں (اپنی زندگی میں) پالیا تو قوم عاد کی طرح انھیں قتل کروں گا۔“ (رواہ البخاری: 3344، و مسلم: 1064) اس طرح بذات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں سے خبردار کیا ہے۔

جب تین افراد کی ایک چھوٹی سی جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کا حال پوچھ کر اسے معمولی سمجھا تو ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ ساری رات عبادت کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور کبھی بنا روزے کے نہیں رہوں گا۔ اور تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا،

کبھی بھی شادی نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور کہا: (أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)''تم ہی لوگوں نے اس اس طرح کی باتیں کہی ہیں! سنو! اللہ کی قسم! میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھتا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔ لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور بنا روزوں کے بھی رہتا ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں نے عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے۔ پس جو کوئی میری سنت سے انحراف کرے گا اس کا مجھ سے تعلق نہیں۔'' (رواہ البخاری: 5063، ومسلم: 1401)

۞ (كُنَّا نَجْلِسُ عَلَى بَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَإِذَا خَرَجَ مَشَيْنَا مَعَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَخَرَجَ إِلَيْكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْنَا: لَا، بَعْدُ. فَجَلَسَ مَعَنَا حَتَّى خَرَجَ، فَلَمَّا خَرَجَ، قُمْنَا إِلَيْهِ جَمِيعًا، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ آنِفًا أَمْرًا أَنْكَرْتُهُ وَلَمْ أَرَ - وَالْحَمْدُ لِلهِ - إِلَّا خَيْرًا قَالَ: فَمَا هُوَ؟ فَقَالَ: إِنْ عِشْتَ فَسَتَرَاهُ. قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ قَوْمًا حِلَقًا جُلُوسًا يَنْتَظِرُونَ الصَّلَاةَ فِي كُلِّ حَلْقَةٍ رَجُلٌ، وَفِي أَيْدِيهِمْ حصًا، فَيَقُولُ: كَبِّرُوا مِائَةً، فَيُكَبِّرُونَ مِائَةً، فَيَقُولُ: هَلِّلُوا مِائَةً، فَيُهَلِّلُونَ مِائَةً، وَيَقُولُ: سَبِّحُوا مِائَةً، فَيُسَبِّحُونَ مِائَةً، قَالَ: فَمَاذَا قُلْتَ لَهُمْ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ لَهُمْ شَيْئًا انْتِظَارَ رَأْيِكَ أَوِ انْتِظَارَ أَمْرِكَ. قَالَ: أَفَلَا أَمَرْتَهُمْ أَنْ يَعُدُّوا سَيِّئَاتِهِمْ، وَضَمِنْتَ لَهُمْ أَنْ لَا يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِهِمْ، ثُمَّ مَضَى وَمَضَيْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَى حَلْقَةً مِنْ تِلْكَ الْحِلَقِ، فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: مَا هَذَا الَّذِي أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَ؟ قَالُوا: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حصًا نَعُدُّ بِهِ التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّسْبِيحَ. قَالَ: فَعُدُّوا سَيِّئَاتِكُمْ، فَأَنَا ضَامِنٌ أَنْ لَا يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِكُمْ شَيْءٌ وَيْحَكُمْ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، مَا أَسْرَعَ هَلَكَتَكُمْ هَؤُلَاءِ صَحَابَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ، وَهَذِهِ ثِيَابُهُ لَمْ تَبْلَ، وَآنِيَتُهُ لَمْ تُكْسَرْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ،

إِنَّكُمْ لَعَلَى مِلَّةٍ هِيَ أَهْدَى مِنْ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُفْتَتِحُو بَابِ ضَلَالَةٍ. قَالُوا: وَاللهِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا أَرَدْنَا إِلَّا الْخَيْرَ. قَالَ: وَكَمْ مِنْ مُرِيدٍ لِلْخَيْرِ لَنْ يُصِيبَهُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، وَايْمُ اللهِ مَا أَدْرِي لَعَلَّ أَكْثَرَهُمْ مِنْكُمْ، ثُمَّ تَوَلَّى عَنْهُمْ. فَقَالَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ: رَأَيْنَا عَامَّةَ أُولَئِكَ الْحِلَقِ يُطَاعِنُونَا يَوْمَ النَّهْرَوَانِ مَعَ الْخَوَارِجِ) ترجمہ: ”حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کے بارے میں خبر دی جو مسجد میں حلقہ بنائے بیٹھے تھے اور ان کے ہاتھوں میں کنکریاں تھیں جن کے ذریعہ وہ تکبیر اور تسبیح گن رہے تھے، تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ”آپ نے ان سے یہ کیوں نہیں کہا کہ وہ اپنے گناہ شمار کرتے اور میں ان کی ضمانت لیتا ہوں کہ ان کی کوئی نیکی کم نہیں ہوگی۔“ اس کے بعد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے ایک حلقہ کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر کہا: ”یہ میں تمھیں کیا کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟“ انھوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ کنکریاں ہیں جن کے ذریعہ ہم تکبیر، تہلیل اور تسبیح گِن رہے ہیں۔ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”تم اپنے گناہ شمار کرو۔ میں اس بات کا ضامن ہوں کہ تمھاری کوئی نیکی ضائع نہیں ہوگی۔ اے امت محمد! تم پر افسوس ہے کہ تم کتنی جلدی ہلاک ہو گئے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ بڑی تعداد میں موجود ہیں اور ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کپڑا ابھی بوسیدہ نہیں ہوا اور برتن بھی نہیں ٹوٹے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یا تو تم ایسی ملت (منہج) پر ہو جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملت (منہج) سے زیادہ ہدایت پر ہے یا پھر تم گمراہی کا دروازہ کھولے ہوئے ہو۔“ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! اے ابوعبدالرحمٰن! ہمارا تو صرف خیر کا ہی ارادہ تھا۔ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”بہت سارے بھلائی کا ارادہ رکھنے والے کبھی بھی خیر تک نہیں پہنچ پاتے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے ایک حدیث بیان کی تھی کہ کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کی حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ اللہ کی قسم! مجھے نہیں پتہ شاید ان کی اکثریت تم لوگوں ہی میں سے ہے۔“ اس کے بعد وہ وہاں سے چلے گئے۔ حضرت عمرو بن سلمہ کہتے ہیں

کہ:''ہم نے ان میں سے اکثر لوگوں کو دیکھا کہ وہ جنگ نہروان والے دن خوارج کی معیت میں ہمارے خلاف نیزہ اٹھائے ہوئے تھے۔''(رواہ الدارمی:210)

✿ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:(اَلْبِدْعَۃُ اَحَبُّ اِلٰی اِبْلِیْسَ مِنَ الْمَعْصِیَۃِ، اَلْمَعْصِیَۃُ یُتَابُ مِنْھَا وَ الْبِدْعَۃُ لَا یُتَابُ مِنْھَا) ''ابلیس کے نزدیک گناہ کے مقابلے میں بدعت زیادہ پسندیدہ ہے،اس لئے کہ گناہ سے توبہ کرلیا جاتا ہے جبکہ بدعت سے توبہ نہیں کیا جاتا۔''(شرح أصول السنۃ للالکائی: 149/1)

✿ حضرت ابو اسحاق الفرازی، حضرت امام اوازعی سے اور وہ یحیٰی بن کثیر رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا:(اِذَا لَقِیْتَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فِیْ طَرِیْقٍ فَخُذْ فِیْ غَیْرِہٖ)''اگر راستے میں تمھارا سامنا کسی بدعتی سے ہوجائے تو راستہ بدل لو۔''(الشریعۃ:70)

✿ حضرت امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (لَا غِیْبَۃَ لِاَصْحَابِ الْبِدَعِ)''بدعتیوں کی (بدعات کو بیان کرنا) کوئی غیبت نہیں۔''(طبقات الحنابلۃ:274/2)

✿ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (لَیْسَ لِصَاحِبِ بِدْعَۃٍ غِیْبَۃٌ)''بدعتی کی برائی بیان کرنا کوئی غیبت کا کام نہیں۔''(الإبانۃ:449/2)

✿ حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: (لَیْسَ لِصَاحِبِ بِدْعَۃٍ غِیْبَۃٌ وَ لَا لِفَاسِقٍ یُعْلِنُ فِسْقَہٗ غِیْبَۃٌ)''بدعتی اور وہ فاسق جو اپنے فسق کو اعلانیہ کرتا ہے کی برائی بیان کرنا کوئی غیبت کا کام نہیں۔''(شرح أصول السنۃ للالکائی:158/1)

✿ جرح راوی پر تنقید سے متعلق حضرت اسمٰعیل بن عُلیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:(اِنَّ ھٰذِہٖ اَمَانَۃٌ لَیْسَ غِیْبَۃٌ)''یہ امانت ہے،غیبت نہیں۔(اس لئے کہ ایسا نہ کرنے سے راوی کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہو پائیں گے اور ان سے دھوکہ کھائیں گے۔)''(الکفایۃ للخطیب، ص:6)

✿ حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:(تَعَالَوْا حَتّٰی نَغْتَابَ فِی اللہِ سَاعَۃً)''آؤ ہم کچھ وقت ہم اللہ کے لئے غیبت کریں۔یعنی جرح وتعدیل کے ذریعہ (اہل بدعت کی) حقیقت کشائی کریں۔''(الکفایۃ للخطیب البغدادی، ص:62)

✿ حضرت ابو ادریس الخولانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''سنو!اس بارے

میں کوئی شک نہیں کہ ابو جمیلہ تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا، اس لئے اس کے ساتھ نہ بیٹھنا۔"

(الإبانة:449/2)

✿ حضرت اسمٰعیل بن عُلَیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے بغیر سوال وتذکرہ کئے یہ بات کہی کہ: "طلق کے ساتھ نہ بیٹھنا۔ اس لئے کہ وہ مُرجئہ (کا عقیدہ) رکھتا ہے۔" (الإبانة:450/2)

✿ حضرت عاصم الاحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں قتادہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انھوں نے عمرو بن عبید کے بارے میں کچھ برائی کی تو میں نے کہا: میں نے علماء کو اس طرح کسی کی برائی کرتے ہوئے نہیں دیکھا، تو انھوں نے کہا: "اے احول! کیا تمھیں خبر بھی ہے کہ آدمی جب کوئی بدعت کرتا ہے تو اس کی برائی کرنی مناسب ہوجاتی ہے تاکہ (دوسرے لوگ) اس سے بچ سکیں۔" (میزان الإعتدال: 330/5، طبع: دار الکتب العلمية)

✿ حضرت عقبہ بن علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں ارطاۃ بن منذر کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو بعض اہل مجلس نے کہا: اس آدمی کے بارے میں آپ لوگوں کا کیا کہنا ہے جو اہل سنت کی مجالس میں بیٹھتا ہے اور ان سے میل جول رکھتا ہے، لیکن جیسے ہی اہل بدعت کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو کہتا ہے: جانے بھی دیں، ان کا تذکرہ نہ کریں۔ تو ارطاۃ نے کہا: "اس کا معاملہ تم پر خلط ملط نہ ہو، ایسا (کہنے والا) شخص بھی بدعتیوں میں سے ہی ہے۔" وہ کہتے ہیں کہ مجھے ارطاۃ کی یہ بات ٹھیک نہیں لگی تو میں امام اوزاعی کے پاس آیا، اگر ان تک ایسی باتیں پہنچتیں تو وہ اس کی اچھی طرح وضاحت کرتے تھے، تو انھوں نے کہا: "ارطاۃ نے سچ کہا، سچی بات تو وہی ہے جو انھوں نے کہی ہے۔ یہ شخص ہے (بدعتیوں کا) تذکرہ کرنے سے روکتا ہے، (بھلا بتاؤ) اگر شدت کے ساتھ ان کا تذکرہ نہ کیا جائے تو لوگ کیسے خبردار ہوں گے؟"

(تاریخ دمشق:15/8، دار الفکر)

✿ حضرت یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں حضرت سفیان ثوری، شعبہ، مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس پر تہمت یا ضعف ہے، کیا میں ایسے شخص کے بارے میں خاموشی اختیار کروں یا اس کی حقیقت لوگوں کو بیان کروں؟ انھوں نے کہا: اس کی

حقیقت لوگوں کو بیان کرو۔" (شرح علل الترمذی: 1/49، طبع: دار العطاء)

۞ حضرت ابو سلمہ الخزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے حماد بن سلمہ، مالک بن انس اور شریک بن عبداللہ کو بدعتی شخص کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کی حقیقت اجاگر کی جائے۔" (شرح علل الترمذی: 1/49)

۞ حضرت محمد بن بندار السباک الجُرجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "میں نے احمد بن حنبل سے کہا: مجھ پر گراں ہوتا ہے کہ فلاں راوی کو ضعیف کہوں اور فلاں کو کذاب کہوں۔ تو احمد بن حنبل نے کہا: اگر تم اور میں اس بارے میں خاموش رہیں گے تو جاہلوں کو کیسے پتہ چلے گا کہ صحیح اور ضعیف کیا ہے؟" (الکفایۃ للخطیب، ص:63)

۞ حضرت محمد بن سہل البخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں شیخ الفریابي کے پاس تھا کہ انھوں نے اہل بدعت کا تذکرہ کیا تو ان سے ایک شخص نے کہا: اگر آپ کوئی حدیث بیان کر دیتے تو یہ ہمارے لئے زیادہ بہتر ہوتا۔ اس بات کو سن کر وہ غضبناک ہو گئے اور فرمایا: "اہل بدعت کی حقیقت بیان کرنا یہ میرے نزدیک ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔" (تلبیس ابلیس لابن الجوزی، ص:23)

۞ حضرت اسد بن موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس بات سے بہت دور رہو کہ کوئی بھی بدعتی تمھارا بھائی یا ساتھی ہو، اس لئے کہ اثر میں آیا ہے کہ: جو بدعتی کی صحبت میں رہتا ہے اس کی (غلطیوں سے) حفاظت ختم ہو جاتی ہے اور اسے اسی کے نفس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔" (الاعتصام للشاطبی: 1/73)

۞ حضرت یوسف بن اسباط سے کہا گیا کہ آپ ایک شخص کے بارے میں بھی بات کرتے ہوئے خوف نہیں کھاتے کہ ایسا کرنا غیبت ہے؟ تو انھوں نے کہا: بیوقوف! ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ میں ان لوگوں کے لئے ان کے ماں باپ سے بہتر ہوں۔ میں لوگوں کو ان کی ایجاد کردہ بدعت پر عمل کرنے سے روکتا ہوں، تا کہ لوگوں کے گناہ انہیں (بدعتیوں کو) نہ ملیں اور جو ان پر خاموش رہے گا تو وہ ان کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔"

۞ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے ایک شخص کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: "وہ جھوٹ بولتا ہے۔" تو ان سے ایک شخص نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! آپ غیبت کر رہے ہیں؟ تو انھوں نے کہا: "خاموش! اگر ہم اس چیز کو

نہیں بیان کریں گے تو حق و باطل کی تمیز کیوں کر ہوگی؟" (شرح علل الترمذی، ابن رجب 349/1)

✿ حضرت ابو صالح المروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رافع بن اشرس بن سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: (مِنْ عُقُوْبَةِ الْكَذَّابِ اَلَّا يُقْبَلَ صِدْقَهُ) "جھوٹوں کی سزا یہی ہے کہ ان کی سچ بات کو قبول نہ کیا جائے۔" اور میں یہ کہتا ہوں کہ: (مِنْ عُقُوْبَةِ الْفَاسِقِ الْمُبْتَدِعِ اَلَّا تُذْكَرَ مَحَاسِنُهُ) "فاسق و بدعتی کی سزا یہ ہے کہ ان کی اچھائیاں بیان نہ کی جائے۔" (شرح علل الترمذی: 50/1)

✿ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (فَلَا بُدَّ مِنَ التَّحْذِيرِ مِنْ تِلْكَ الْبِدَعِ وَاِنِ اقْتَضٰى ذٰلِكَ ذِكْرُهُمْ وَتَعْيِيْنُهُمْ) "بدعات کے بارے میں لوگوں کو خبردار کرنا ضروری ہے اور اگر چاہے تو ان کے ذکر اور تعین کے ساتھ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔" (الفتاوی: 233/28)

✿ شیخ کا مزید فرمان ہے: "عقائد یا عبادات میں کتاب و سنت کی مخالفت کرنے والے بدعتی ائمہ کے احوال کی وضاحت اور امت کو ان سے خبردار کرنا واجب ہے، اس بارے میں مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ یہاں تک کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: ایک شخص نماز پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے اور اعتکاف بھی کرتا ہے، یہ شخص آپ کو زیادہ پسندیدہ ہے یا وہ شخص جو بدعتیوں کے بارے میں بات کرتا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: "اگر وہ قیام کرے، نماز پڑھے اور اعتکاف کرے گا تو یہ اس کے اپنے نفس کے لئے ہوگا، لیکن جب وہ بدعتیوں کے بارے میں باتیں کرے گا تو اس کا فائدہ سارے مسلمانوں کو ہوگا، تو یہ زیادہ بہتر عمل ہے۔"

پس اس سے معلوم یہ ہوا کہ اس کا فائدہ دینی معاملے میں عام مسلمانوں کو پہنچتا ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کی جنس سے ہے۔ مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اللہ کے راستے، اس کے دین اور مناہج کی تطہیر فرض کفایہ ہے، اور اگر اللہ نے ان لوگوں کے نقصان کے دفاع میں کسی کو کھڑا نہیں کیا ہوتا تو دین میں بگاڑ پیدا ہو جاتا۔ اور یہ فساد جنگی دشمنوں کے فساد سے زیادہ سنگین ہے۔ اس لئے کہ جب جنگی دشمن حملہ آور ہوں گے تو دلوں اور دین میں فوراً بگاڑ پیدا نہیں کرتے، البتہ اہل بدعت شروع سے ہی دلوں میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔" (الفتاوی: 28/231-232)